پرتھوی (زمین) کی سب چیزیں مل کر بھی ماتا کی مہما (بڑائی) کی برابری نہیں کر سکتیں۔ اس لئے ماتا کے برابر کوئی گورو نہیں ہے۔

ماتا پتا دونوں ہی مہان گورو ہیں۔ کیونکہ دونوں ہی جنم کا کارن ہیں۔

ماتا پتا دونوں ہی سے اس شریر کی اُتپتی (پیدائش) ہوتی ہے

پتا خود اپنے گوتر شیل اور کُل کی رکھشا کرنے کے لیے پتنی میں پُتر رُوپ سے آتما کو ستھاپت (قایم) کرتا ہے

ہر رکھشک (محافظ) تمہارا پتا ہے

پُتر ماتا اور پتا دونوں کا آدھین ہے۔ اس لیے پتا کی آگیا کا پالن کرنا اور ماتا کی رکھشا کرنا پُتر کا پرم دھرم ہے۔ ان دونوں میں سے کسی کو بھی نظر انداز کرنے سے بیٹے کو پاپ لگتا ہے۔ ایسا کرنا چاہیے۔ کہ جس میں پتا کی آگیا بھی بھنگ نہ ہو اور ماتا کی بھی رکھشا ہو جائے۔

صرف انسان ہی نہیں۔ پشو اور پکشی تک بیٹے کو منگل کا رُوپ (سُکھ دینے والا) سمجھتے ہیں۔

جب تک ماتا زندہ رہتی ہے۔ تب تک انسان اپنے آپ کو سہائے وان (سہارے والا) سمجھتا ہے۔ ماتا کے نہ رہنے پر وہ اناتھ (بے سہارا) سا ہو جاتا ہے۔

جس کی ماتا زندہ ہے۔ وہ بیٹوں، پوتوں والا اور سو برس کا ہونے پر بھی اپنے آپ کو بالک کی مانند سمجھتا ہے۔ ماتا کے مرتے ہی وہ اپنے آپ کو بُوڑھا سمجھنے لگتا ہے۔ سارا سنسار اس کے لیے سُونا ہو جاتا ہے۔

ماتا کی طرح شوک دُور کرنے والا ستھان، گتی، رکھشک اور پیاری چیز کوئی نہیں۔

دُکھی کے لئے ماتا ہی سُکھ کا ایک ماتر آدھار (سہارا) ہے

ماتا بیٹے کا دوسرا جسم ہی ہے

جو ماں باپ کے ساتھ بیٹے کی سنیہہ رکھتا ہے۔ وہی سچا بیٹا ہے۔ اگر حقیقی بیٹا پال پوس کر بڑا ہونے پر اپنے ماں باپ کی پرورش نہیں کرتا۔ اس کا وہ پاپ بھرُون ہتیا (اسقاطِ حمل) سے بھی بڑھ کر ہے۔

ماں باپ ہمیشہ اپنے بیٹے کو یش، کیرتی، ایشوریہ (دھن دولت) دھرم اور

تیج سے بھرپور دیکھنا چاہتے ہیں - جو بیٹا ان کی اُمیدوں کو بر لاتا ہے۔ وہی دھرماتما ہے۔ اسے اس لوک میں اننت کیرتی (لازوال شہرت) اور پرلوک میں اکھشے دھرم ملتا ہے

بھاریا (استری) کی مانند کوئی آشرہ نہیں - جس کے گھر میں پتی برتا، سادھوی (نیک چال چلن والی) اور پریہ وادی (شیریں زبان) بھاریا نہیں ہے - اس کا بن میں جاکر رہنا ہی ٹھیک ہے کیونکہ اس کے لئے بن اور گھر یکساں ہیں۔

ہزار کوشش پر بھی بدچلن عورت اپنے خاوند سے ناراض ہی رہتی ہے

وہی پتنی ہے جو پتی کو اپنا پران جانتی ہے - جو سنتان والی ہے - جس کا من، واکیہ اور کرم شدھ ہے۔ اور جو پتی کی آگیا کے انوسار چلنے والی ہے۔

جو چنتا (خیال) میں پوتر، واکیہ (زبان) میں بھدر (شریف) ہو۔ شدھ (پاک، بے عیب) کرم کرے۔

صرف ایک بھاریا ہی پُرش کی وشواش پاتر ہوتی ہے

جس گھر میں پتی اور پتنی ہمیشہ خوش رہتے ہیں - اس گھر میں ہمیشہ کلیان ہوتا ہے اس سنسار میں سُندر نیتی، من موہنی، مدھر بھاشنی، پتی برتا، پریہ وادی بھاریا ہی پُرش کا پرم پریوجن سِدھ کرتی ہے۔

جو استری آپ اپنی رکشا کر سکتی ہے - وہی رکشا پاتی ہے - اور جو اپنی حفاظت آپ نہیں کر سکتی - اس کی کوئی دوسرا حفاظت نہیں کر سکتا۔

میں کیسے ہوں ؟ کس سے پیدا ہوئی ہوں ؟ کس کے ساتھ میرا سچا تعلق ہے ؟ یہ وچار کرنا پتی برتا استری کا پردھان دھرم ہے۔

پتی برتا استری پتی ہی کو سب کچھ سمجھ کر پتی کا چنتن کرتی ہوئی پتی کی آگیا انوسار پتی کے لئے من، بانی اور شریر سے کام کرتی ہے۔

اس سنسار میں پتنی کو پران دے کر بھی پتی کا ہت کرنا چاہیے - یہی استری جاتی کا سناتن دھرم ہے۔

استریاں پُرشوں کے آدھین ہیں -

گن وتی استریوں کے ساتھ چھل کرنا مناسب نہیں ۔

استریوں کی خوبصورتی اور جوانی ان کا بل ہے - ایسے بُھوان کے ساتھ سچائی کا بیوہار کرنا چاہیے۔

عورتوں کو چاہیے۔ کہ ہر طرح کے یگیہ، تپ، برت اور دان سے پتی کی سیوا اور ہت کرنے کو سرشیشٹ (افضل) سمجھیں۔

استری کے لیے یگیہ، شرادھا، برت، فاقہ وغیرہ کسی کرم کا شاستروں میں ودھان (حکم) نہیں ہے

صرف ایک پتی کی سیوا ہی سے وہ سورگ کو جیت لیتی ہے۔

استری جاتی کا دھرم، سورگ، ستیہ، پریم اور سب من چاہے وشئے پتی کے آدھین ہیں۔

پتی کے سمان ساتھ نہیں
پتی کے سمان سکھ نہیں

سارا دھن مال کسی کام نہیں۔ استریوں کے لیے تو ایک ماتر پتی ہی پشت و پناہ ہے

کون ستی ناری، پتی رہت ہو کر جینے کی آشا کرے گی؟

استری کے لئے سب لوگوں میں پتی کے برابر دوسرا دیوتا نہیں۔ پتی خوش ہوتا ہے تو استری کے سب منورتھ پورے ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ ناراض ہوتا ہے تو سب کامنائیں نشپھل ہو جاتی ہیں۔

اس خیال سے کہ سوامی یدھشٹر کو نیتر ہین (اندھا) دیکھ کر اس کے دل میں نفرت اور ودیش پیدا نہ ہو۔ پتی برتا گاندھاری نے دواہ کے ہی کپڑوں کے کئی پرت کر کے اپنی آنکھوں پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پٹی باندھ لی۔

"جب پتی پردیس جاتے ہیں۔ تب میں پھول مالا، سگندھ وغیرہ کا سیون نہیں کرتی۔ برہم چریہ برت دھارن کیے رہتی ہوں۔ میرے پتی جو چیز نہیں کھاتے پیتے، جس کا استعمال نہیں کرتے۔ اس چیز کو میں بھی چھوڑ دیتی ہوں۔

میں اپنے خاوندوں سے پہلے سو کر اٹھتی ہوں۔ اور ان کے سو جانے کے بعد لیٹتی ہوں" ——— دروپدی

منتر جنتر سے کبھی پتی استری کے بس میں نہیں ہو سکتا

استری کو اپنے پتی کا انشٹ (برا) کبھی نہ کرنا چاہیے

استری کی پرورش کرنے سے پرش اس کا بھرتا اور پالنا کرنے سے پتی اور بیٹا دینے کے کارن ورد کہلاتا ہے

پُرش کے بنا استری گربھ نہیں دھارن کر سکتی۔ اور استری کے بنا پُرش سنتان پیدا نہیں کر سکتا۔ استری کے رجسوَلا (حیض والی) ہونے کے بعد پُرش کے سنیوگ سے سنتان پیدا ہوتی ہے۔

پُرش جو اَنّ کھاتا ہے، اس سے ویریہ پیدا ہوتا ہے۔ اور استری جو کھاتی ہے، اس سے رَج۔

رَج اور ویریہ سے دیہہ اُپجتی ہے۔

تمام جسم کو سیدھا اور بالکل شانت رکھ کر پرش ویریہ دان دے۔ جب ویریہ استری کے شریر میں پراپت ہو۔ اس وقت وہ یونی اِندریہ کو اُوپر سنکوچ (سکیڑ) اور ویریہ کو کھینچ کر بڑی سادھانی سے اسے گربھاشیہ (رَحم) میں اِستھر کرے۔

رِتو کال میں ایک طرح کا وایو استری کے رَج میں پھول پھل کی طرح ملا ہُوا پُرش کے ویریہ کو گربھ آشے کے اندر پہنچاتا ہے۔ پُرانی سُوکشم (لطیف) رُوپ سے اس طرح ماتا کے گربھ میں پہنچتا ہے گربھ آشے میں وہی وایو بتدریج اس گربھ کو بڑھاتا ہے۔ پہلے ہی سے سُوکشم واسناؤں والے شریر کو دھارن کیے ہُوئے جیو گربھ میں جاتا ہے۔

اور گربھ میں مکمّل ہو کر (اندریاں، چیتنا وغیرہ مکمّل کر کے) گربھ سے باہر نکلتا ہے۔ منش یونی میں پیدا ہوتے ہی پُرانی جیو کہلاتا ہے، تب کانوں سے آواز سُنتا ہے، آنکھوں سے رُوپ دیکھتا ہے، ناک سے گندھ لیتا ہے۔ زبان سے سواد چکھتا ہے۔ تُوچا (کھال، جلد) سے سپرش (لمس) کا احساس کرتا ہے۔ من سے سب بھاوؤں کو جانتا ہے۔ یوں جیو آتما کا سُوکشم رُوپی وہ لنگ شریر اس ستھول (کثیف) شریر میں بدل جاتا ہے۔

سب جاندار ویریہ اور لہو سے پیدا ہوتے ہیں۔ رَج (رجس۔ عورت کا مادہ تولید) اور ویریہ (ویرج، مرد کا مادہ تولید) کے ملنے پر گربھ آشے میں سب سے پہلے جھلّی پیدا ہوتی ہے اس جھلّی میں بُدبُدا پیدا ہوتی ہے۔ بدبدا سے مانس کا لوتھڑا اور مانس کے لوتھڑے سے جسم کا انگ بن جاتا ہے۔ اس کے بعد بال اور ناخن پیدا ہوتے ہیں۔

جب استری اور پُرش دونوں میں باہم پریم ہوتا ہے۔ تبھی ان کا سنیوگ امرت کی مانند سُکھدائی ہوتا ہے۔ مگر جب دونوں میں ایک تر پریم کرتا ہے۔

اور دوسرا اُسے نہیں چاہتا تو ان کا ملاپ زہر کی مانند ہوتا ہے۔
استری کے دُراچارن (بدچلن) ہونے سے اس کے ساتھ اَنّ اور بھوجن وغیرہ کرم نہ کر کے اسے دھکّار دے کر الگ رکھنے سے استری پُرش دونوں ہی نردوش ہوتے ہیں۔ ارتھات مُورکھ یا دُشٹ استریاں دھکّار (پھٹکار) دینے اور تِرسکار (ملامت، زجر و توبیخ) کرنے سے ہی پاپ رہت ہو سکتی ہیں۔ اور پُرش اس استری کا سنگ (ساتھ۔ صحبت) تیاگنے سے نردوش ہوتا ہے۔

بیٹا مَنُش کا آتما ہے۔ استری دیو کا دیا ہُوا سکھا (ہم نفس۔ دوست) ہے۔ پُتر کُل اور بنش کو چلاتا ہے۔ اس لیے پُتر پیدا کرنا سب دھرموں میں شریشٹھ ہے۔
کنیا سے سدگتی پراپت ہوتی ہے۔ کنیا سے بنش کی رکھشا ہوتی ہے۔ اور کنیا سے اَکھشے (لازوال) سُکھ ملتا ہے۔
پُتر آتما سوروپ ہے۔ اور کنیا بھی پُتر سے الگ نہیں ہے۔ اس لئے کنیا کے ہوتے پر پُتر ہین آدمی کے دھن کا ادھکاری دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔

استری کے ساتھ ایک بستر پہ نہ سووو
کبھی پرائی استری سے سمبھوگ نہ کرو

پر استری گمن (زناکاری) سے بڑھ کر عمر کو گھٹانے والا دوسرا کام نہیں ہے۔
جو آدمی پر استری گمن کرتا ہے۔ اسے اتنے ہی ہزار سال نرک میں رہنا پڑتا ہے جتنے اس استری کے جسم میں بال ہوتے ہیں۔
دوسری عورت میں تخم نہ ڈالنا چاہیے۔ کہ ضائع ہو جاتا ہے۔ جس کی عورت ہے جس کا کھیتر (چھیتر۔ کھیت) ہے۔ بچہ تو اسی کا کہلاتا ہے۔
جو شخص دوسرے کے کھیت میں بیج بوتا ہے۔ اس کھیت کی پیدائش کردہ ہرگز نہیں پاتا۔ بلکہ جس کا کھیت (کھیتر، چھیتر) ہے۔ وہ پاتا ہے۔
اگر شہوت بدرجۂ غایت ہو۔ تو بھی حیض والی عورت سے صحبت نہ کرو۔
جو شخص حیض والی عورت سے صحبت کرتا ہے۔ اس کی عقل، قوت، نظر اور عمر کم ہو جاتی ہے۔

ایکانت (تنہائی) میں پرائی استری کے سنگ نہ بیٹھو۔ اس کا سپرش بھی نہ کرو۔

استریاں غیر مرد کے آگے اوچھے یا متوالے پن کو مت پرگٹ ہونے دیں حیا اور سنکوچ کے ساتھ پیش آئیں۔

مردوں کے آگے نہ تو بہت بولیں اور نہ اپنے دل کے بھاؤ کو ظاہر کریں ایکانت میں ان کے ساتھ بھی مت بیٹھیں، اگرچہ بیٹے لگتے ہوں۔

جو پتا کنیا کا بیاہ نہیں کرتا

جو پرش رتو کال میں گمن نہیں کرتا

اور جو آدمی ودھوا ماتا کی رکھشا اور پرورش نہیں کرتا۔

——— ان تینوں کی سنسار میں ننداہوتی ہے۔

جو ستیہ وادی اور گیانی صرف رتو کال (اوقات امکان حمل) میں سمبھوگ (استری سنگ) کرتا ہے، وہ برہم چاری ہے سماگم (ملاپ، مباشرت) سے اس کا برہمچریہ کھنڈت (خلل پذیر شکستہ) نہیں ہوتا۔

جو اپنی عورت سے خوش، ممنوع راتوں میں اس سے الگ رہتا ہے اور رتو گامی ہوتا ہے (رتو گمن۔ حیض سے پاک راتوں میں اولاد کی خاطر صحبت کرنا) وہ گرہستھ بھی برہمچاری کی مانند ہے۔

شاستر کے جاننے والے دھارمک لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ رتو سنان کر کے عورت اگر رتی (صحبت۔ مجامعت) کی پرارتھنا کرے۔ تو اُسے پورا کرنا ہی پرش کا دھرم ہے۔

جو کوئی پرارتھنا کرنے والی استری کے رتو کال کو سپھل نہیں کرتا۔ اسے بھرون ہتیا کا پاپ لگتا ہے۔

سنگم یوگیہ استری کے کام وش ہو کر ایکانت میں رتی (مباشرت) کی پرارتھنا کرنے پر جو کوئی اس کی خواہش پوری نہیں کرتا۔ اسے گھور ادھرم ہوتا ہے۔

پرائی استری اگر کام (شہوت) سے آرت (مست و بے خود۔ از خود رفتہ) ہو کر خود اگر رتی کرنے کی خواہش کرے تو اس کے ساتھ بھوگ کرنے سے دھرم بھرشٹ نہیں ہوتا۔

گورو کی آگیا سار گورو پتنی کے سنگ گمن کرنے سے آدمی کو پاپ نہیں لگتا۔ جیسے مدھانی کے متھنے سے دودھ سے گھی نکلتا ہے۔ ویسے ہی استری کو دیکھنے

چھونے، اس کی کامنا کرنے سے وِیریہ میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ حالت خراب میں استری سنگ نہ ہونے پر بھی جب من میں اِچھا اور اُنگتی پیدا ہوتی ہے۔ تب منوا ہانا ڑی وِیریہ کو چھوڑ دیتی ہے۔

بھلی استریاں اس سنسار کی ماتا ہیں۔ وہ اس پرتھوی پر سکھ شانتی کا امرت بہاتی ہیں۔ اور کُل گھاتنی بدچلن استریاں لکھشنوں ہی سے پہچانی جاتی ہیں۔ ان کا سربھاو تیز ہوتا ہے۔ جو چاہے کر گزرتی ہیں۔ ایک مرد سے ان کی سیری نہیں ہوتی جو آدمی ان کے ساتھ کام کریڑا (کریڑا۔ کھیل۔ تماشا) کرتا ہے۔ اس کو وہ اپنا پیارا سمجھتی ہیں۔ اور کوئی ان کو پیارا نہیں ہوتا۔

جہاں استریوں کا آدر ہوتا ہے۔ وہاں دیوتاؤں کا واس ہوتا ہے۔ اور جہاں استریوں کا انادر ہوتا ہے۔ وہاں کوئی کام سپھل نہیں ہو سکتا۔ استریوں کو دُکھ دینے سے کُل کا ناش ہو جاتا ہے۔ استریاں ہمیشہ سنمان چاہتی ہیں۔ اِس لئے ان کا سنمان کرنا چاہیے۔ سنسارک سکھ سب انہی سے ملتا ہے۔

شاستر میں یہ لیکھ ہے۔ کہ جب کوئی کا ماتُر (شہوت ناک) ہو کر استری کے بس ہو جائے۔ تو اس کے بچن کا کچھ پرمان (ٹھیک، اعتبار) نہیں ہے۔

دھرم شاستر میں یہ لیکھ ہے۔ کہ استریوں کا بھاو بہت چنچل ہے۔ اور بہت جلد ان کا چت چلائمان (چنچل متحرک، استلون) ہو جاتا ہے۔ جب تک سکھ رہتا ہے تبھی تک بھرگ ولاس کرتی ہیں۔ اور جب کوئی دکھ آ کے پراپت ہو جاتا ہے۔ تو نرادر کر دیتی ہیں

ایک چھن (پل۔ لمحہ) کے سکھ کے کارن سے جنم بھر کا سکھ نشٹ کر دیتی ہیں۔ اور پرائے پرش کو گرہن کر کے اپنے کُل پر کلنک لگا دیتی ہیں۔

استریاں پُتروتی ہونے پر پتی کی سیوا وغیرہ کاموں کو ضروری فرض نہیں سمجھتیں۔ ننگی استری اور ننگے پرش کو دیکھنے سے عمر گھٹتی ہے۔

بہت سی استریوں کے ساتھ شادی کرنے سے پرش دوشت نہیں ہوتے۔ بلاہ

سمبندھ تو پردھان کار ودھان ہے۔
دن میں استری سنگ کرنا۔ اور رجشولا استری، کماری (کنواری) نیز کلٹا (بدچلن) استری کا سنگ کرنا بہت بُرا ہے۔

پاربتی جی کا استری دھرم کہنا

استری کا سب سے سریشٹ دھرم یہ ہے۔ کہ اگنی کے سامنے ماتا پتا جس پُرش کے ساتھ بواہ کر دیں۔ اس کی وہ سہدھرمنی ہے جو استری سدا چارنی۔ میٹھا بولنے والی۔ سوشیلا۔ سندری اور پتی برتا ہوتی ہے۔ وہی پتی کی سہدھرمنی ہے۔ جو استری اپنے پتی کو دیکھ کر۔ بیٹے کا منہہ دیکھنے کی طرح خوش ہوتی ہے۔ وہ سچی دھرم چارنی اور پتی برتا ہے۔ جو استری دمپتی (زن و مرد۔ میاں بیوی) دھرم کے سننے میں پریم رکھنے والی۔ پتی کی مانند برت کا آچرن کرنے والی اور دھرم میں شردھا رکھنے والی ہے اور پتی کو دیوتا صفت سمجھ کر دیوتا کی طرح اس کی سیوا کرتی ہے۔ وہ دھرم چارنی ہے۔

جو سچے دل سے اپنے پتی کے بس میں رہتی۔ اور برت کا پالن کرتی ہے۔ جس کا من سوامی کا چنتن کرنے کے سوا اور کچھ نہیں سوچتا وچارتا۔ پتی کے کڑوے بچن کہنے پر یا غصے کی نگاہ سے دیکھنے پر بھی جو بخندہ پیشانی اس کے سامنے کھڑی رہتی ہے۔ دوسرے پُرش کی تو بات ہی کیا۔ جو چاند اور سورج اور درخت کو بھی نہیں دیکھتی۔ اور مفلس۔ روگی۔ دکھی اور راستے سے تھکے ہوئے اپنے پتی کا انش گپت بھاو سے ستکار کرتی ہے۔ وہی دھرم چارنی ہے۔

جو استری گھر کے کام میں ماہر۔ پتی برتا اور پُتر وتی ہے اور پتی کو اپنے پران کی مانند سمجھتی ہے۔ وہی دھرم چارنی ہے۔ جو من لگا کر پتی کی سیوا کرتی ہے۔ جو ہمیشہ پتی سے خوش اور حلیم رہتی ہے وہی استری سچی دھرم پرائنا ہے۔ جو ہمیشہ اپنے کٹمب کو بھوجن کراتی ہے۔ جو وشے واسنا۔ وشے بھوگ۔ ایشوریہ اور سُکھ کی خواہش نہ کر کے صرف پتی کی سیوا کرتی ہے۔ وہی استری دھرم چارنی ہے۔

جو پراتہ کال (علی الصبح) اٹھ کر گھر میں جھاڑو لگا کر بڑے بیٹی اور سب کے بھوجن کر چکنے پر بھوجن کرتی ہے۔ جس سے سب لوگ خوش ہوتے ہیں جو ساس سسر کو خوش رکھتی اور پتا ماتا کے لئے شردھا رکھتی ہے۔ وہ استری دھرم چارنی ہے۔

جو استری براہمن ۔ دُرِدری (محتاج) اناتھ اور اندھے آدمیوں کو بھوجن دیتی ہے ۔ جو سوامی پر سچے دل سے فریفتہ اور اس کے ہِت میں مگن رہتی ہے ۔ اسے پتی برت دھرم کا پھل ملتا ہے ۔ پتی کی سیوا ہی استریوں کا پردھان دھرم ہے ۔ یہی استریوں کی تپسیا اور سناتن دھرم ہے ۔ یہی ان کے لئے سورگ سوروپ ہے ۔

پتی ہی استریوں کا پرم دیوتا ۔ پرم ہِتَر اور اُن کی پرم گتی ہے ۔ استریوں کے لئے پتی کی خوشی سورگ سے بھی سرِشیٹھ ہے ۔ پتی دُرِدری ۔ روگی ۔ دُکھی ۔ دشمن کے آدھین یا برہمہ سراپ میں مبتلا ہو ۔ تو بھی اگر وہ جان جوکھوں میں ڈالنے والا مشکل کام یا ادھرم کرنے کی آگیا دے ۔ تو اُسے بنا وچارے اُسی دم کرنا استری کا فرضِ منصبی ہے ۔ جو استری اس طرح کے آچرن کرتی ہے ۔ وہ پتی برت دھرم کی آدھکارنی ہوتی ہے ۔

استریوں کے سوبھاو کے بارے میں نارد اور پنچ چوڑا کا سمواد

راجہ یدھشٹر بولے ۔ ہے پتامہ ! استریوں کا سوبھاو بڑا چنچل ہوتا ہے ۔ اور وہ سب دوشوں کی کھان (کان) ہیں ۔ اس لیے میں آپ سے استریوں کے سوبھاو کے بارے میں سُننا چاہتا ہوں ۔

بھیشم جی بولے ۔ ہے دھرم راج ! میں اس بارے میں نادر اور پنچ چوڑا کا سمواد سُناتا ہوں ۔ پراچین زمانے میں دیورِشی نارد سب لوکوں میں وچرتے رہتے تھے ۔ انہوں نے ایک بار گھومتے گھومتے برہمہ لوک کی اپسرا پنچ چوڑا کو دیکھ کر اُس سے کہا سندری ! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ تم مجھے اس کا جواب دو ۔

پنچ چوڑا بولی ۔ مہرشی ! اگر آپ کے سوال کا جواب دینے کی مجھ میں قابلیت ہوگی ۔ تو میں ضرور جواب دوں گی ۔

نارد جی بولے ۔ سندری ! جو بات تم نہیں جانتی ہو ۔ وہ میں نہیں پوچھوں گا ۔ میں تم سے یہ جاننا چاہتا ہوں ۔ کہ استریوں کا سوبھاو کیسا ہوتا ہے ؟

بھیشم جی بولے ۔ ہے دھرم راج ! اس طرح پوچھے جانے پر چوڑا منی نے کہا ۔ مہرشی ! میں استری ہوکر بھلا استری جاتی کی نندا کیسے کروں گی ؟ استریوں کا سوبھاو آپ سے چھپا نہیں ہے ۔ آپ مجھے کشما کیجیے ۔

دیورشی نارد بولے ۔ ہے سندری ! تم جو کہتی ہو ۔ وہ ٹھیک ہی ہے ۔ استری ہوکر استریوں کی نندا کرنا ٹھیک نہیں ہے مگر میری رائے میں جھوٹ بولنا ہی بُرا ہے ۔ سچ

بولنے میں ڈر ہی کس کا؟ اس لئے تم بے دھڑک ہو کر استری جاتی کا سوبھاو بتلاؤ۔

پنچ چوڑا مسکرا کر بولی۔ ہے مہرشی! اگر آپ میرے ہی منہ سے استری جاتی کی نندا سننا چاہتے ہیں، تو سنیئے۔ عرض کرتی ہوں۔ استریاں اچھے کل میں پیدا ہو کر سندری اور سدھوا (سہاگن) ہونے پر بھی پاتی برت سے گر جاتی ہیں۔ وہ سب دوشوں کی کھان ہیں۔ موقع مل جائے۔ تو وہ دھنوان۔ خوبصورت اور آگیا کاری پتی کی بھی پروا نہیں کرتیں۔ ان کو ادھرم کا ذرا بھی ڈر نہیں ہوتا۔ وہ سہج ہی شرم وحیا بالائے طاق رکھ کر غیر مرد کا سنسرگ (تعلق) کر سکتی ہیں۔ جو پرش استری کی خوشامد کرتا اور اس کے پاس آتا جاتا ہے۔ اس پر وہ فریفتہ ہو جاتی ہے۔ استریوں کو کسی بھی پرش کے ساتھ بھوگ کرنے میں پس وپیش نہیں ہے۔ وہ مرد کے روپ اور عمر کا بھی وچار نہیں کرتیں۔ بدصورت ہو چاہے خوبصورت انہیں تو مرد چاہیے۔ وہ دھرم کے ڈر سے۔ کل کے ڈر سے۔ یا دھن کے لوبھ سے پتی کے تابع نہیں رہ سکتیں۔ اچھے گھرانوں کی نوجوان استریاں بھی ان ویشیاؤں کا سا بیوہار کرنا پسند کرتی ہیں۔ جو کپڑوں اور زیورات سے سجی رہتی ہیں۔ پتی خواہ کتنے ہی طریقوں سے ان کی رکھشا کرے۔ خواہ کتنی ہی خبرداری رکھے۔ مگر وہ کبڑے۔ اندھے۔ بونے اور پنگلے (لنگڑے لولے) وغیرہ مذموم مردوں پر بھی عاشق ہو جاتی ہیں۔ کسی قسم کا شرم وحیا ان کی گراوٹ میں سدِ راہ نہیں ہو سکتا۔ ان کے برابر کام اندھ (شہوت سے اندھا) کوئی بھی نہیں ہے۔ پرش نہیں ملتا۔ تو استریاں نقلی طریقوں سے ہی باہم بھوگ کر لیتی ہیں۔ وہ صرف غیر مرد کے نہ ملنے۔ رشتہ داروں کے خوف اور مار پیٹ کے ڈر سے اپنے دھرم کی رکھشا کرتی ہیں وہ بڑی چنچل ہوتی ہیں۔ استریوں کو ان کے دھرم میں قائم رکھنا اور ان کے من کا بھاو جاننا بہت ضروری ہے۔ جس طرح لکڑیوں کے ڈھیر سے آگ کی۔ بے شمار ندیوں سے سمندر کی اور سب پرانیوں کا سنگھار کرنے سے موت کی ترپتی (سیری) نہیں ہوتی۔ اسی طرح انیک (بہت سے) پرشوں کا سنسرگ کرنے پر بھی استریاں سیر نہیں ہوتیں۔ سندر پرش کو دیکھتے ہی وہ کام واسنا سے پاگل ہو جاتی ہیں۔ پتی کے ذریعے سب خواہشات پوری کئے جانے پر۔ ہر طرح سے خوش رکھے جانے پر اور ہر طرح کی احتیاط کیے جانے پر بھی استریاں اسے چھوڑ دیتی ہیں۔ انہیں مرد کا سنسرگ جتنا پیارا ہے۔ اتنی بہت طرح کی نعمتیں۔ سندر بیش قیمت کپڑے اور زیورات اور عالیشان محل بھی پیارے نہیں ہیں۔

راجہ یدہشٹر کا سوال۔ استریوں کو بدچلن ہونے سے کیسے بچایا جائے؟

یدہشٹر بولے۔ ہے پتامہ! سنسار میں پرش استریوں پر اور استریاں پرشوں پر فریفتہ رہتی ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے شک ہوتا ہے کہ جب استریاں انیک دوشوں کی کھان ہیں۔ تب پُرش اُن پر کیوں مرتے ہیں؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ استریاں کس پُرش سے پریم کرتی ہیں۔ اور کس سے نہیں کرتیں۔ وہ اپنے ناز نخروں سے مردوں کو موہت کر لیتی ہیں۔ اُن کے ہاتھ میں پڑ جانے پر کوئی پُرش اپنی رکھشا نہیں کر سکتا۔ جیسے گائیں نئی نئی گھاس چرنا پسند کرتی ہیں۔ ویسے ہی دُشٹ استریاں ہمیشہ نئے نئے پُرشوں کا سنگ چاہتی ہیں۔ مرد کے رونے پر وہ بناوٹی رونا رونے لگتی ہیں۔ اور ہنسنے پر اُسی طرح ہنستی ہیں۔ ضرورت پڑنے پر اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے وہ جسے چاہتی ہیں اسے ہی بس میں کر لیتی ہیں۔ نیتی شاستر کے بنانے والے شُنکر آچاریہ اور برہسپتی (علم کا دیوتا۔ مُعلّمِ ملکوت) کی عقل بھی استریوں کی بُدھی کے سامنے ہیچ ہے۔ پھر معمولی آدمیوں کی تو بات ہی کیا ہے؟ استریاں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کر دیتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بُرہسپتی وغیرہ نے استریوں کی چالا کی اور ان کے کاموں کو دیکھ کر ارتھ شاستر بنایا ہوگا۔ ایک آدمی اُن کا سنمان کرتا ہے اور دوسرا تراود مگر وہ اُن دونوں پر ہاتھ صاف کرتی ہیں۔ اس وقت کی استریوں کے آچار بیوہار دیکھ کر پرانے زمانے کی دھرم پرائنا استریوں کے پاتی برت دھرم کے بارے میں بھی مجھے شک ہوتا ہے۔ جو ہو۔ مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ استریوں کو غیر مرد کے سنسرگ (تعلق) سے بچانا بہت ہی مشکل ہے!

برہما جی نے اس طرح استری جاتی کو پیدا کر کے ان میں وشے بھوگ کی خواہش پیدا کر دی۔ وہ وشے واسنا کے لیئے پرشوں کو موہت کرنے لگیں۔ اس کے بعد برہما

جی نے کام کے مددگار کرودھ کو پیدا کر دیا۔ پھر تو پُرش کام کرودھ کے بس ہو کر استریوں پر فریفتہ ہونے لگے۔ استریوں کا نہ تو کوئی دھرم ہی نشچت (مقرر۔ متعین) ہے۔ اور نہ کوئی کرم ہی۔ وہ ویدیہ ہین۔ شاستر گیان رہت اور جھوٹ کی مورتی ہی ہوتی ہیں۔ ان کو سیج، زیورات، کھان پان۔ انار یتا اور گالی گلوچ سے پریتی ہوتی ہے۔ کام واسنا تو انہیں ودھاتا نے دی ہے اس حالت میں انہیں غیر مرد سے کون بچا سکتا ہے؟ برھما جی بھی استریوں کو ان کے دھرم میں مستقل نہیں رکھ سکتے۔

راجہ بھنگاسوَن کی منوہر کتھا

راجہ یدھشٹھر نے پوچھا ہے پتامہ! سمبھوگ میں زیادہ آنند کسے ملتا ہے؟ استری کو یا پُرش کو؟ کرپا کر کے یہ بتلائیے۔

بھیشم جی بولے۔ بیٹا! میں اس بارے میں راجہ بھنگاسوَن کی کتھا سناتا ہوں۔ پراچین زمانے میں بھنگاسوَن نامی ایک دہرماتما راجہ تھے۔ ان کے کوئی سنتان نہ تھی۔ بیٹے کی خواہش سے انہوں نے اندر کے خلاف اگنی شٹوم نامی یگیہ کیا۔ یہ یگیہ کرنے سے اُن کے سو بیٹے پیدا ہوئے۔ راجہ بھنگاسوَن کو بیٹے کی اِچھا سے اگنی شٹوم یگیہ کرتے دیکھ کر اندر کو بڑا کرودھ آیا۔ وہ راجہ کے دوش ڈھونڈنے لگے۔ مگر انہیں بہت دنوں تک کوئی موقعہ نہ ملا۔

ایک دن مہاراج بھنگاسوَن شکار کھیلنے کے لئے اپنی راجدھانی سے باہر نکلے۔ اس دن موقعہ پاکر اندر نے انہیں اپنے مایا جال میں موہت کر لیا۔ مایا سے موہت راجہ بھنگاسوَن کو اطراف کا گیان نہ رہ گیا۔ وہ بھوک پیاس سے بیاکل ہو کر گھوڑے پر سوار اِدھر اُدھر بھٹکنے لگے۔ کچھ دیر بعد جل سے بھرپور بڑا سُندر تالاب اُن کو دکھائی دیا۔ تب وہ گھوڑے سے اُتر پڑے۔ انہوں نے گھوڑے کو پانی پلا کر درخت میں باندھ دیا۔ پھر وہ سنان کرنے کے لئے تالاب میں گھُسے۔ سنان کرتے ہی وہ استری ہو گئے۔ اپنے جسم کے زنانہ اعضاء دیکھ کر وہ بہت شرمائے۔ اور بیاکل ہو کر سوچنے لگے۔ کہ اب میں کس طرح گھوڑے پر سوار ہوں گا؟ اور کیسے راجدھانی کو جاؤں گا؟ اگنی شٹوم یگیہ کرنے سے میرے جو سو پیارے اَگر می بیٹے پیدا ہوئے ہیں۔ اُن سے گھر جا کر میں کیا کہوں

گا؟ اس کے علاوہ میری استری۔ شہر والے اور دیہات کے لوگ جب مجھ سے پوچھیں گے۔ تب انہیں کیا جواب دوں گا؟

دھرم کے جانکار رِشی کہہ گئے ہیں۔ کہ نرمی۔ کمزوری اور بزدلی یہ تین استریوں کے اور جفاکشی نیز شجاعت یہ دو پُرشوں کے بڑے گُن ہیں۔ اس وقت میرا مردانہ پن سب نشٹ ہو گیا ہے اور مجھ میں زنانہ صفات آگئی ہیں۔ اب میں کس طرح سے مردوں کی طرح گھوڑے پر سوار ہوں گا؟

یہ سوچ کر کسی طرح ڈھارس باندھ کر مہاراج بھنگاسوَن اس تالاب سے نکلے۔ اور گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے نگر کو گئے۔ ان کو دیکھ کر ان کی استری۔ بیٹوں۔ نوکروں اور اہلیانِ شہر کو بڑا اچنبھا ہوا۔ ان سب کو حیران پریشان دیکھ کر مہاراج بھنگاسوَن بولے: میں سپاہیوں کے ساتھ شکار کھیلنے گیا تھا۔ اتفاق سے ایک گھنے بَن میں جا پہنچا۔ وہاں گھوڑے پر سوار اکیلے پیاس سے بیاکل گھومتے گھومتے مجھے ایک خوبصورت تالاب نظر آیا۔ گھوڑے سے اُتر کر جُوں ہی میں تالاب میں گھُسا۔ توں ہی میں استری بن گیا۔ اب مہاراج بھنگاسوَن نے اپنے منتری اور بیٹوں کو وشواس دلانے کے لئے اپنا نام اور گوتر بتلایا۔ اس کے بعد بیٹوں سے کہا۔ بیٹو! تم سب بھائی آپس میں ملاپ رکھ کر اس راجیہ کو سنبھالو۔ میں بَن کو جاتا ہوں۔

استری رُوپی مہاراج بھنگاسوَن نے اپنے بیٹوں سے یہ کہہ کر بَن کا راستہ لیا۔ اور وہاں ایک تپشوی کے آشرم میں رہنے لگے۔ کچھ دنوں بعد اس تپشوی کے ویریہ سے اُن کے سَو بیٹے پیدا ہوئے۔ ان سب کے بڑے ہونے پر مہاراج بھنگاسوَن ان کو لے کر اپنے شہر میں آئے۔ اُنہوں نے اپنے پہلے سو بیٹوں سے کہا۔ بیٹو! تم سب میرے مرد ہونے کی حالت میں پیدا ہوئے ہو۔ اور یہ سب میری اس (استری ہونے کی) حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ بھی صلح رکھ کو تم سب لوگ سُکھ سے راجیہ کرو۔ راجہ بھنگاسوَن کی آگیا مان کر اُن کے پہلے کے بیٹوں نے اُن پیچھے والوں کو بھی اپنے ساتھ رکھ لیا۔ وہ سب بڑے سنیہہ کے ساتھ راجیہ کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر اِندر کو بڑا غصہ آیا۔ وہ سوچنے لگے۔ کہ بھنگاسوَن کو استری بنا کر بھی میں ان کا کچھ بگاڑ نہ سکا اس سے تو ان کا بھلا ہی ہُوا۔ جو ہو۔ اب وہ اپائے کرنا چاہیئے۔ جس سے اُن کا بُرا ہو۔

یہ سوچ کر اِندر براہمن کا بھیس بنا کر بھنگاسوَن کے پہلے بیٹوں کے پاس جا کر بولے۔ ہے راجکمارو! ایک باپ سے پیدا ہوئے بھائیوں میں بھی بھراتری سنیہہ (برادرانہ

پیار) نہیں رہتا۔ دیکھو دیوتا اور دیت دونو رشی کشئپ کے بیٹے ہیں۔ مگر راجیہ کے لوبھ سے ان میں گھور یدھ ہوا ہے۔ تم سو بھائی بھنگا سوَن کے بیٹے ہو۔ اور دوسرے ایک سو بیٹے ایک تپسوی کے لڑکے ہیں۔ تو پھر ان کے ساتھ تم لوگوں کا بھراتری سنیہہ ہونے کا کیا کارن ہے؟ تم لوگوں کے لئے یہ بڑی نندا کی بات ہے کہ یہ تپسوی کے لڑکے تم لوگوں کے موروثی راجیہ کے حصہ دار ہوں۔

براہمن بھیس دھاری اندر کی باتیں سن کر وہ سب حسد کے مارے آپس میں لڑ مرے۔ یہ حال سُن کر استری روپی بھنگا سوَن کو بڑا شوک ہوا۔ وہ دُکھ کے مارے وِلاپ کرنے لگے۔ تب اندر براہمن کا بھیس بنا کر ان کے پاس پہنچے۔ اور کہنے لگے۔ کہ سُندری! تم اس طرح کیوں رو رہی ہو؟

براہمن کو سامنے دیکھ کر اور اس کی باتیں سن کر بھنگا سوَن بولے۔ براہمن! کال کے پربھاد سے میرے دو سو بیٹے مر گئے۔ میں پہلے پُرش تھا اور راجیہ کرتا تھا۔ اس حالت میں مجھ سے سو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک دن میں شکار کھیلنے کے لئے بن کو گیا۔ وہاں راستہ بھول جانے سے ادھر اُدھر بھٹکنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد مجھے ایک تالاب دکھائی دیا۔ اس تالاب میں بیٹھنے ہی میں استری ہو گیا۔ دیو کے کوپ (عتاب) سے استری ہو جانے پر مجھے بڑا دکھ ہوا۔ تب میں اپنی راجدھانی میں جا کر بیٹوں کو راجیہ سونپ کر اس تپو بن کو چلا آیا۔ یہاں ایک تپسوی کے دیریہ سے میرے سو بیٹے پیدا ہوئے۔ جب وہ بیٹے بڑے ہوئے۔ تب اُن کو لے کر میں اپنی راجدھانی کو گیا۔ اور اپنے پہلے بیٹوں سے اُن کا ملاپ کرا دیا۔ وہ میرے دو سو بیٹے سکھ سے راجیہ کرتے تھے۔ زمانے کے پھیر سے اُن میں جھگڑا ہو گیا اور سب آپس میں یدھ کر کے مر گئے۔ اسی دُکھ کے مارے میں رو رہا ہوں۔

بہت ہی عاجزی کے ساتھ بھنگا سوَن کے یوں کہنے پر اندر نے غصے میں بھر کر کہا: ارے مُورکھ! میں اندر ہوں۔ تو نے میرا انادر کر کے میرے خلاف اگنی شٹُوم یگیہ کیا تھا۔ اس سے مجھے بڑا دُکھ ہوا۔ اسی سے غضب ناک ہو کر میں نے تیرے بیٹوں کو مروا دیا ہے۔

مہاراج بھنگا سوَن نے اندر کو پرنام کر کے دست بستہ کہا: دیوراج! مجھ پر کرپا کیجیے۔ میں نے بیٹے کی خواہش سے اگنی شٹُوم یگیہ کیا تھا۔ اس لئے اس میں میرا جو اپرادھ ہو۔ وہ کشما کر دیجئے۔

بھنگا سؤن کی پرارتھنا سُن کر اندر بولے۔ میں تم پر خوش ہوں بتاؤ۔ تمہارے کن بیٹوں کو زندہ کر دوں؟ اگر کہو تو تمہارے دیریہ سے پیدا ہوئے بیٹوں کو زندہ کر دوں یا تمہارے گربھ سے پیدا ہُوئے بیٹوں کو زندگی بخشوں؟

استری رُوپ دھاری بھنگا سؤن نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ دیوراج! اگر آپ مجھ پر خوش ہیں۔ تو آپ میرے گربھ سے پیدا ہُوئے بیٹوں کو زندہ کر دیجئے۔

یہ سُن کر اندر کو بڑا تعجب ہُوا۔ اُنہوں نے پوچھا۔ بھدرے! تمہاری پرش اوستھا میں تمہارے دیریہ سے جو بیٹے پیدا ہُوئے ہیں۔ ان سے تمہاری کیا دشمنی ہے اور گربھ سے پیدا ہُوئے بیٹوں پر تمہارا اس قدر سنیہہ کیوں ہے؟

بھنگا سؤن بولے۔ دیوراج! پرشوں میں استریوں کی مانند سنیہہ نہیں ہوتا۔ اِسی لئے گربھ سے پیدا ہوئے بیٹوں پر مجھے زیادہ سنیہہ ہے۔ کرپا کر کے آپ انہیں کو زندہ کر دیجیے!

یہ سُن کر اندر بہت خوش ہُوئے۔ وہ بولے۔ میں تم کو وَر (دُعا) دیتا ہوں۔ تمہارے سب بیٹے زندہ ہو جاویں۔ اچھا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم پُرش ہونا چاہتے ہو یا استری رہنا ہی تمہیں پسند ہے؟ تم جس حالت میں رہنا چاہو۔ اسی میں تم کو کر دوں۔

بھنگا سؤن نے کہا۔ کہ دیوراج! اب مَیں پُرش ہونا نہیں چاہتا۔ مجھے استری پَن ہی میں سُکھ ہے۔

اِندر نے کہا۔ راجن! تم مرد ہونے کی نسبت استری رہنا کیوں پسند کرتے ہو؟

بھنگا سؤن نے کہا۔ ہے دیوراج! سمبھوگ میں استری ہی کو وِشے سُکھ زیادہ ملتا ہے۔ اسی سے اب مجھے استری رہنا ہی پسند ہے۔

ہے دیوراج! میں آپ سے سچ کہتا ہوں۔ کہ استری پَن پراپت کر کے مجھے بڑی خوشی ہُوئی ہے۔ اور استری پَن کے تیاگنے کی میری اب بالکل خواہش نہیں ہے۔ اب آپ کرپا کر کے جائیے۔

بھیشم جی بولے۔ ہے دھرم راج! بھنگا سؤن کے یوں کہنے پر اِندر انہیں وَردان دے کر دیولوک کو چلے گئے۔ اس کتھا سے میں وِشواس کرتا ہوں کہ پُرش اور استری کے سنجوگ میں پُرش کی نسبت استری کو وِشے سُکھ زیادہ ملتا ہے۔

تیسرا باب

ہے یُدھشٹر! جن کا پھل کھایا جاتا ہے۔ تمہارے راجیہ (راج) میں ویسے درختوں کو کوئی پُرش کاٹنے نہ پائے!

—————— بھیشم پِتامہ

اس سنسار میں راج پاکر دھارمک پُرش کو چاہیے۔ کہ کسی کو دھن دے کر، کسی کو بَل سے اور کسی کو میٹھی بانی سے اپنا پیروکار بنالے۔

گربھ دھارن کرنے والا ماتا (حاملہ ماں) جیسے گربھ (حمل) کے بالک کی احتیاط سے رکھشا اور پرورش کرتی ہے۔ ویسے ہی راجا کو اپنی پرجا کی رکھشا اور پرورش کرنی چاہیے۔ جیسے گربھ دھارن کرنے والی ماتا اپنی مرضی سے اپنی من چاہی چیزوں کو ترک کرکے گربھ کے بالک کے کلیان کی کوشش کرتی ہے۔ اسی طرح سب پرجا کے کلیان کے لیے راجا کو بھی من مانی ترک کر دینی چاہیے۔

راجہ کو شانتی روپ رہنا چاہیے،

راجیہ (سلطنت) وِگھنوں (مشکلات) کا گھر ہے۔

جیسے ماں بچے کو تھن دان کر کے دودھ پلاتی ہے۔ ویسے ہی پرتھوی راجا سے بخوبی رکھشا پاکر دودھ دینے والی ماتا کی طرح اناج اور سونا وغیرہ دان کیا کرتی ہے۔

جیسے دودھ چاہنے والا آدمی گائے کے تھن کاٹنے سے دودھ حاصل نہیں کر سکتا۔ ویسے ہی بُرے طریقوں کو اختیار کر کے پرجا کو دُکھی کرنے سے راجا کا کبھی بھلا نہیں ہو سکتا۔

جو پُرش سدا دودھ دینے والی گائے کی سیوا کرتا ہے۔ وہی دودھ پاتا ہے

جیسے بچھڑے ماتا کے تھن کو نہ کاٹ کر صرف دودھ ہی پیتے، اور جیسے لوگ شہد کی مکھیوں کو دُکھی نہ کر کے صرف شہد ہی لیتے ہیں۔ ویسے ہی راجا دیش سے دھن گرہن کرے۔ جیسے بھاگنی اپنے بچوں کو دانت سے پکڑ کر ان کو دُکھی نہ کر کے لے جاتی ہے۔ اور جونک جیسے میٹھے بھاؤ سے لہو پیتی ہے۔ راجا بھی اسی طرح اپنے راجیہ کو بھوگے۔

انّ کے ذریعے پالن کرنے میں کوئل کی طرح، دشمن کو جڑ سے اکھاڑنے میں سُوّر کی طرح، ثابت قدم رہنے میں سمیرو پہاڑ کی طرح، اور بہت رُوپ دھارن کرنے میں نٹ (بازی گر) کی طرح بن جائے۔

جیسے لوگ گنّے کو کاٹ کر پیڑ کر رس نکالتے ہیں۔ ایسا نہ کر کے جیسے تاڑ اور کھجور وغیرہ بڑے درختوں کی رکھشا کر کے رس کو نکال لیا جاتا ہے۔ راجا ویسے ہی پرجا کی آمدنی اور خرچ کو دیکھ کر ان کی رکھشا کر کے ان سے دھن لے۔ راجا کو چاہیے کہ پرجا سے اس پرکار (طریقے) سے دھن لے جیسے بھونرا پھولوں سے رس لیتا ہے۔

قرض باقی رہنے سے، آگ باقی رہنے سے اور دشمن کے باقی رہنے سے یہ تینوں بتدریج پھر بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے انہیں جڑ سے اکھاڑ دینا ہی مناسب ہے۔ بڑھتا ہُوا قرض، نظر انداز کی گئی بیماری اور ہارا ہُوا دشمن۔ یہ تینوں نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔

راجا اپنے شکست خوردہ دشمن سے کبھی غافل نہ رہے۔ کیونکہ ایسا کرنا موت کے منہ میں جانا ہے۔ شترو (دشمن) کو جب اوسر (موقع) ملے گا۔ تو اپنا بیر سادھے گا۔ جو آدمی دشمن کے ساتھ صلح کر کے وشواس پوروک (پُر اطمینان) سُکھ کی نیند سوتا ہے وہ درخت کی ٹہنی پر سوئے ہوئے آدمی کی طرح اپنے آپ کو گرا ہُوا دیکھتا ہے۔

دشمن کے دشمنوں کی خدمت کرے۔ فقیروں اور تپسویوں کو دُوت (ایلچی) بنا کر دوسرے راجیہ میں بھیجے۔ اور جب تک پوری طرح سے پریکشا (آزمائش) نہ کر لے کسی کا بھی وشواس (اعتبار) نہ کرے۔

دشمن لوگ اپنی کمزوریوں کا خیال نہ کر کے دوسروں کی کمزوریاں ڈھونڈا کرتے ہیں۔ اس لیے کچھوے کی طرح اپنے اَنگوں (بدشگونیوں) اور کمزوریوں کو چھپائے رکھے۔ بگلے کی طرح دھن کی چنتا کرے۔ شیر کی طرح پراکرم (دلیری) پرگٹ کرے۔ بھیڑیے کی طرح اپنے آپ کو پوشیدہ رکھے۔ ہرن کی طرح ہوشیاری سے سویا کرے۔ اور وقت کے مطابق کہیں اندھا اور کہیں بہرا بن جائے۔ رات میں مور کی طرح نرجن استھان (سنسان)

جگہ ۔ تنہا مقام) میں نواس (قیام) کرے ۔ مور کے گنوں کو اختیار کرکے چھپ کر رَنواس (حرم سرا ۔ زنان خانے) میں گھومے ۔ آپ ہی اپنی رکھشا کرے ۔

کوئی کام شروع کرکے اسے ختم کیے بنا نہ چھوڑے ۔ ناچیز کانٹا بھی اگر اچھی طرح سے نہ نکالا جائے تو ہمیشہ کے لیے دُکھدائی (تکلیف دہ) بن جاتا ہے ۔ گدھ کی طرح دُوربین ، بگلے کی طرح اٹل ، کتے کی طرح ساودھان (خبردار ، چوکنّا) ، شیر کی طرح پراکرمی (بہادر) اور کوّے کی طرح دوسروں کے اشاروں کو سمجھنے والا ہوکر مستقل مزاجی کے ساتھ سانپ کی طرح یکایک دشمن کے قلعے میں گھس جائے ۔

تھکے ہوئے ، ہارے ہوئے ، ہتھیار سے رَہت ، روتے ہوئے ، یدّھ سے بھاگتے ہوئے ، یدّھ کو چھوڑتے ہوئے ، روگی ، شرناگت ، بالک اور بوڑھے آدمیوں پر وار کرنا ٹھیک نہیں ہے

چھوٹے دشمن کو بھی حقیر نہ سمجھنا چاہیے ۔ کیونکہ تاڑ کے درخت کی طرح وہ جلد ہی اپنی جڑ جما لیتا ہے وہ جنگل میں ڈال ہوئی آگ کی چنگاری کی طرح جلد ہی بہت بڑا بن جاتا ہے ۔ تھوڑی سی آگ ہوا کے سہارے آہستہ آہستہ بڑھ کر بہت بڑی شکل اختیار کر لیتی ہے ۔ اور تب وہ بڑی بڑی چیزوں کو بھی پل بھر میں بھسم کر ڈالتی ہے ۔

اس پرتھوی پر کتنے ہی پاپی پُرش صرف راج ڈنڈ (قانون ، سزا) کے ڈر سے ہی پاپ کرموں میں ہاتھ نہیں ڈالتے ۔ کوئی کوئی پرلوک کے ڈر سے اور کوئی کوئی برادری کے ڈر سے پاپ کرم نہیں کرتے ۔ اس دنیا میں بہت لوگ ایسے بھی ہیں ۔ جو صرف ڈنڈ کے خوف کے باعث آپس میں ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچاتے ۔

اگر اس دنیا میں ڈنڈ نہ ہوتا ۔ تو سب پرجا نشٹ ہو جاتی ۔ اس جگت میں نشپاپ (بے قصور ۔ معصوم) آدمی بہت ہی دُرلبھ (نایاب) ہے ۔ اس لئے اکثر ڈنڈ کے ڈر سے ہی سیدھی راہ پر چلتے ہیں ۔

چاروں وَرنوں کے سُکھ ، دھرم اور اَرتھ کی رکھشا کے لیے اور ان کو سیدھے رستے پر چلانے کے لیے بِدھاتا نے ڈنڈ کو پیدا کیا ہے ۔

ڈنڈ پاپ کا شودھک (پاک کرنے والا ، مصلح) ہے ۔

جو بیل بوجھ ڈھونے کے قابل نہ ہو ۔ جو گائے دودھ دینے سے رہ گئی ہو ۔ جو استری سنتان (اولاد) پیدا نہ کر سکے ۔ اور جو راجا پرجا کی رکھشا اور پرورش

نہ کر سکے۔ تو ان سب کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ جیسے کاٹھ کے ہاتھی، چمڑے کے ہرن، بُزدل آدمی اور بنجر زمین بیکار ہوتے ہیں۔ ویسے ہی جو راجا پرجا پالن نہیں کرتا۔ اور جو بادل جل نہیں برساتا۔ ان کو بھی اسی طرح بیکار سمجھنا چاہیے۔

راجا کی غفلت سے اگر ڈاکو لوگ پرجا کے دھن کو پکڑ لیں۔ تو وہ راجا ساکھشات (بہو بہو۔ عین مین) کلجگ کا سوُروپ کہا جاتا ہے۔

بُزدل آدمی ہرگز پرتھوی یا ایشوریہ (مال و دولت) کا اُدھکاری (حقدار) نہیں ہو سکتا۔ اور جیسے کیچڑ میں مچھلی نہیں رہ سکتی۔ اور جیسے نامرد کے گھر میں اولاد نہیں ہو سکتی۔ ویسے ہی راجا ڈنڈ رہت ہونے سے شان و شوکت وال پرتھوی کو بھوگنے کی شکتی نہیں رکھ سکتا۔ اور اس کی پرجا بھی ہرگز سُکھ نہیں پا سکتی۔

کو بھاریا (بُری استری) کو پُتر (بُرا بیٹا، کپوت، ناخلف) کو راجیہ (بُرا راجیہ) کو مِتر (بُرا دوست) کو سمبندھ (بُرا رشتہ دار) اور کو دیش (بُرا دیش) ان چھے کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ بُری استری میں اَنوراگ (پیار) نہیں ہوتا۔ بُرے بیٹے میں وشواس نہیں ہوتا۔ بُرے راجیہ میں سکھ نہیں ہوتا۔ ڈانواں ڈول چت والے بُرے دوست کے ساتھ دوستی نہیں نبھتی۔ اور بُرے دیش میں جیو کا نرباہ نہیں ہوتا ——— اور بُرے رشتہ داروں میں مان نہیں رہتا۔ سدا اَپمان ہوا کرتا ہے۔ جو بھاریا (بیوی) میٹھے بچن بولے وہی بھاریا ہے۔ جس بیٹے سے سُکھ ہو وہی بیٹا ہے۔ جس کا وِشواس کیا جائے وہی دوست ہے جس دیش میں سُکھ کی روزی مل سکے وہی سو دیش ہے۔ جس راجیہ میں ظلم و بے انصافی نہ ہو۔ جہاں کسی کو کوئی ڈر خوف نہ ہو۔ جو راجا غریبوں کی پرورش کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ جس کے راج میں سب پرجا کے لوگ بے خوفی کے ساتھ سب جگہ ایسے بھرمن کرتے ہیں۔ جیسے بیٹے اپنے باپ کے گھر میں رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ پرجا کا پتا پُتر کا سمبندھ ہوتا ہے۔ اس لیے ایسا راجہ ہی راج شریشٹ (سچا راجا) کہلانے کا حقدار ہے۔

جیسے کپڑا استریوں کے گپت اندریہ کو چھپا لیتا ہے۔ اسی طرح دھن راجہ کے گناہوں کو ڈھک لیتا ہے جس راجہ کے راجیہ میں چوری، ڈکیتی، مایا، متسر (بُغض، حسد) اور اَدھرم وغیرہ نہیں ہوتے۔ وہ سناتن دھرم پالن کرنے والا راجا اُتم (عمدہ ترین) پھلوں کو پراپت کرتا ہے۔

گُن وان، سداچاری، دیا وان، ستیہ وادی، دھرماتما، جتیندریہ، پرجا

کے اُوپر پریتی کرنے والا راجا کبھی شری بھرشٹ (اقبال و دولت سے محروم) یعنی دکھی یا راجیہ سے محروم نہیں ہو سکتا۔

جس راجیہ میں آچار بھرشٹ اپوتر برہمن ہوں، اس راجیہ کو زہر ملے ہوئے کھانے اور جلتے ہوئے کپڑے کی طرح تیاگ دینا چاہیے۔

جس ملک میں بدمعاش لوگوں کو سخت سزا دی جاتی ہو۔ اور بھلے آدمیوں کی قدر ہوتی ہو۔ جس ملک میں لوگ بنا مانگے خوشی سے دان کرتے ہوں۔ وہاں بے کھٹکے نواس کرو۔

راجا اگر پرجا کی رکھشا نہ کرے۔ تو راجیہ کے اندر جو کچھ پاپ یا ادھرم ہوتا ہے۔ راجا اس پاپ میں سے بھی چوتھے حصّے کا بھاگی (حصّہ دار) ہوتا ہے۔ راجیہ میں دُشٹ اور مِتھیا وادی (کاذب) لوگ جو کچھ پاپ کرتے ہیں۔ راجا اُدسِیہ (لاذما) اس میں سے آدھے حصّے کا بھاگی ہوتا ہے۔

جو راجا اپنا چلن شُدھ نہ رکھ کر پرجا کو نیک چلن بنانا چاہتا ہے۔ اس دشے بھوگی (رنگیلے) راجا کی ضرور ہی ہنسی اڑتی ہے۔

جس راجہ کے راج میں بدیا (ودیا) اُپدیش ہوتا ہے۔ اس میں سے آدھا پھل راجہ کو ملتا ہے۔ راجا لوگ ستیہ وادی، رکھشا شیل اور پراکرمی ہونے ہی سے کام میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ سورج اپنی کرنوں کے ذریعے سب کو یکساں پرکاش دیتا ہے۔ ویسے ہی راجا سب کے ساتھ یکساں مہربانی کا سلوک کرتے ہوئے دھرم کی رکھشا کرے۔ ادھرمی راجا سے پرجا کا ناش ہو جاتا ہے۔

راجا ہی دھرم، ارتھ اور کام اس ترِوَرگ کا مول ہے۔

ڈنڈ ہی راجیہ کی بنیاد اور ڈنڈ ہی راجیہ کا کارن ہے۔ اس کے ڈھیلے پڑنے سے سب جیووں کا ناش ہوا کرتا ہے۔

اس سنسار میں اگر ڈنڈ نہ رہے۔ تو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کھا ڈالیں۔ دھرم سروپ ڈنڈ سے بڑھ کر راجاؤں کے واسطے اور کچھ بھی پوجنیہ نہیں ہے۔ پریہ (اپنے) اور اپریہ (بیگانے) کی یکساں طور پر ڈنڈ کے ذریعے پوری طرح سے رکھشا کرنا ہی سچا دھرم ہے۔

راجہ سُدیُومن کی کتھا

راجہ یدھشٹر بولے : ہے بھگون! مہاراج سُدیُومن کس طرح کرم کے پھل سے پُوم سدھی کو پراپت ہُوئے تھے ؟ میں اس کتھا کو آپ کے شری مکھ سے سننا چاہتا ہُوں۔

شری وید ویاس منی بولے : ہے دھرم راج یدھشٹر ! اس بارے میں پراچین کتھا مشہور ہے۔ شنکھ اور لکھت نامی بہت ہی کٹھن برت کرنے والے دو بھائی تھے باہُدہ ندی کے کنارے پھل پھول ، لتا اور سُندر درختوں سے شوبھا پانے والے بہت ہی خوشگوار الگ الگ ان کے دو آشرم تھے کسی وقت لکھت رشی حسب مرضی اپنے بڑے بھائی شنکھ رشی کے آشرم میں آئے۔ اس وقت مہرشی شنکھ اپنے آشرم سے کسی دوسری جگہ گئے ہوئے تھے ۔ مہرشی لکھت شنکھ رشی کے آشرم میں پہنچ کر پکے ہوئے پھل توڑنے لگے ۔ اور ان پھلوں کو اکٹھا کر کے خوشی خوشی کھانے لگے ۔ اتنے میں مہرشی شنکھ اپنے آشرم میں آ گئے ۔ اور لکھت رشی کو پھل کھاتے دیکھ کر ان سے پُوچھا : کہ تم نے ان پھلوں کو کہاں سے لیا اور کیوں کھا رہے ہو ؟

تب چھوٹے بھائی لکھت اپنے بڑے بھائی کے پاس جا کر انہیں پرنام کر کے ہنستے ہوئے بولے : کہ ہے مہاتمن ! میں نے آپ کے آشرم ہی سے یہ پھل لیے ہیں!

ان کے ایسے بچن سن کر مہرشی شنکھ بہت ہی غصے میں بھر کر بولے : ہے بھائی ! میری غیر حاضری میں اور میری آگیا (اجازت) کے بغیر ان پھلوں کو لینے سے تم کو چوری کرنے کا پاپ لگا ہے۔ اس لیے سزا پانے کے واسطے اب تم راجہ کے پاس جاؤ اور وہاں جا کر پھل لینے کے اپنے پاپ کرم کو سنا کر کہو : کہ ہے مہاراج ! آپ مجھے چور سمجھ کر راج دھرم کا پالن کرتے ہُوئے چوروں کے لیے جو سزا مقرر ہے وہ سزا مجھے دیجئے۔

اس کے بعد برت کرنے والے مہاتما لکھت جی اپنے بڑے بھائی کی ایسی آگیا سن کر راجہ سُدیُومن کے پاس گئے۔ راجہ سُدیُومن دوار پال (دربان) کے منہ سے

دھرم گیانی پُرشوں میں سرشٹ لکھت رشی کی تشریف آوری کا حال سُن کر اپنے وزیروں کے ساتھ پیدل ہی دروازے پر آئے اور دست بستہ پرنام کرکے بولے : ہے بھگون! کس وجہ سے آپ کا یہاں آنا ہُوا ہے ؟ آپ کی کیا آگیا ہے ؟ ارشاد فرمائیے!

راجہ سُدیُومن کے بچن سُن کر رشی بولے : مہاراج! پہلے جس کام کے لیے آگیا ہو گی۔ اسے میں کروں گا! مہاراج! آپ ایسی پرتگیا (اقرار) کیجے۔ تب پھر میرے منہ سے سُن کر اس پر عمل کیجیے —— میں نے اپنے بھائی کے پوچھے بغیر اس کے آشرم سے پھل توڑ کر کھائے ہیں۔ اس لئے بہت جلدی آپ مجھے سزا دیجیے!

مہاراجہ سُدیُومن بولے : بھگون! راجہ کے ڈنڈ پریوگ کرنے (سزا دینے) سے ہی پاپ کی شانتی ہوتی ہے۔ اگر آپ کے دل میں ایسا اٹل وشواس ہے۔ تو راجہ کے معاف کر دینے پر بھی اس پاپ کی شانتی ہو سکتی ہے۔ آپ ایسا ہی سمجھیے۔ آپ مہابرت کرنے والے براہمن ہیں۔ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ اس لئے آپ پاپ سے چھوٹ گئے۔ مہاراج! اس وقت آپ کی دوسری اور کون سی ابھلاشا ہے ارشاد فرمائیے۔ میں آپ کی سب اِچّھائیں پورن کروں گا!

وید ویاس مُنی بولے : ہے دھرم راج! مہاتما راجہ سُدیُومن نے اس طرح قصور کو معاف کرکے مہرشی لکھت کا سنمان کیا —— تب بھی مہرشی لکھت نے ان سے سوائے ڈنڈ کے اور کسی چیز کی خواہش نہیں کی۔ تب راجہ سُدیُومن نے ڈنڈ دھارن کر کے مہاتما لکھت کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔

تب لکھت رشی ہاتھ کٹنے سے بے کل ہو کر اپنے بڑے بھائی شنکھ مُنی کے پاس جا کر یہ بچن بولے : ہے مہاتمن! میں نے راجہ کے پاس جا کر مناسب ڈنڈ پایا ہے۔ اب آپ میرے اپرادھ کو کشما کیجیے!

چھوٹے بھائی کے بچن سُن کر مہرشی شنکھ بولے۔ ہے بھراتا! تم نے میرا کچھ بھی پاپ نہیں کیا تھا۔ اور میں بھی تمہارے اوپر ناراض نہیں ہُوں۔ تم دھرم سے بھرشٹ ہوئے تھے اس لیے میں نے تمہیں اس پاپ سے آزاد کیا ہے اس وقت فوراً تم باہُدہ ندی میں جا کر دیوتا رشی اور پتروں کا ترپن کرو۔ ہے راجن! اس کے بعد مہرشی لکھت نے اپنے بڑے بھائی شنکھ کے بچن سُن کر باہُدہ ندی میں جا کر سنان کر کے جوں ہی ترپن کرنے کی خواہش کی توں ہی اچانک انگلیوں سمیت ان کے دونوں ہاتھ پرگٹ ہو گئے۔ اس سے مہرشی لکھت بہت ہی متعجب ہو کر اپنے بڑے بھائی شنکھ کے پاس آکر نئے پیدا

ہُوئے اپنے دونو ہاتھ دکھانے لگے۔

تب مہرشی شنکھ ان دونو ہاتھوں کو دیکھ کر بولے۔ ہے بھائی! میرے تپ کے پربھاو سے تمہارے دونوں ہاتھ پھر پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ بھی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے' کیونکہ دیو ہی اس بارے میں سب کچھ کرنے والا ہے۔ تب لکھت رشی بولے: ہے بھگوان مہاتمن! جب کہ آپ میں ایسا تپ کا پربھاو ہے۔ تب آپ نے پہلے ہی کیوں نہ مجھے اس پاپ سے چھڑا دیا؟ ایسا ہونے سے مجھے راجہ کے پاس نہ جانا پڑتا——

شنکھ بولے۔ ہے بھائی! اس بارے میں اگر مجھے حق ہوتا۔ تو میں ضرور ہی تمہیں یہاں ہی اس پاپ سے چھڑا دیتا۔ مگر میں تو تمہارا راجہ نہیں ہوں کہ ڈنڈ پریوگ کر کے تمہیں اس چوری کے پاپ سے چھڑا دیتا۔ اس لیے میں نے تمہیں راجہ کے پاس بھیجا تھا۔ راجہ نے تمہیں ودھی پوروک (حسبِ ضابطہ) سزا دی۔ یعنی قانون کے مطابق ڈنڈ پریوگ کیا۔ اس سے تم اور راجہ سدیومن دونوں ہی اپنے اپنے پتروں سمیت اپنے اپنے پاپوں سے مُکت ہو گئے۔

مہرشی وید ویاس جی بولے: ہے پانڈو سریشٹھ راجہ یدھشٹھر! میں نے یہ جو کچھ تمہارے سامنے بیان کیا اسی کے مطابق کرم کے پربھاو سے راجہ سدیومن نے دکھش (دلکش۔ ہوشیار۔ بیدار مغز) پرجاپتی (راجا) کی طرح اس سنسار میں پرتشٹھا (ناموری) اور مرنے کے بعد پرلوک میں پرم سدھی پراپت کی تھی۔ اس لیے ڈنڈ پریوگ کر کے پرجا کا پالن کرنا ہی کھشتری راجاؤں کا دھرم ہے۔ پرجا پالن کے لیے راج ڈنڈ دھارن کرنا ہی کھشاتر دھرم ہے۔ سر مُنڈانا راج دھرم نہیں ہے۔

اپنی مرضی سے ڈنڈ کا پریوگ (نفاذ) کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ دھرم پُوروک ہی اس سے کام لینا چاہیے!

اپرادھی (مجرم۔ گنہگار) کے جرم اور نیتی شاستر پر اچھی طرح وچار کیے بنا پران ڈنڈ (سزائے موت) دینا ٹھیک نہیں۔ چوروں کو پھانسی کی سزا دینے پر ان کے ماتا پتا اور استری بیٹے بھی کال کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ بے قصور ہوتے ہیں۔

کبھی کبھی بڑا بدمعاش بھی بھلا مانس بن کر اچھے کام کرنے لگتا ہے۔ اور کبھی

دُشٹ آدمی کے بھی اچھی سنتان پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لیے انسانوں کو پران دنڈ دینا ٹھیک نہیں!

راجا کی تلوار پرجا کو نشٹ کرنے کے لیے نہ ہو۔ بلکہ اس کی رکھشا اور پرورش کے لیے ہو! سزا دینے کا صرف یہی مقصد ہے۔ کرمنگل مے (عین بھلائی) پرماتما کا نیائے راجیہ (سلطنتِ عدل) پھیلے۔

غصّہ، گھمنڈ، ابھیمان، کسی کا بُرا سوچنا، بُرے اور پاپ کرم —— ان سب کاموں کے کرنے میں دیر کرنی چاہیے!

جیسے بسنت رُتو کے سُورج نہ تو بہت شیتل (سرد) اور نہ بہت گرم ہوتے ہیں۔ ویسے ہی راجا کو بھی سدا سختی سے بھی کام نہ لینا چاہیے۔

تیز ہونے کے وقت تیز اور نرم ہونے کے وقت نرم ہونا چاہیے۔ نرمی سے سختی کو بس میں کیا جا سکتا ہے اس لیے نرمی سختی سے بھی زیادہ تیز ہے۔

راجا کے نرم سوبھاو ہونے پر پرجا اس کی نافرمانی کرتی ہے اور سخت سوبھاو ہونے پر اس سے بیاکل ہوا کرتی ہے۔ اس لئے وقت وقت پر نرمتا، کٹھورتا (نرمی، سختی) کو اختیار کرنا چاہیے۔

ہمیشہ غصّہ کرنا یا ہمیشہ کشما کرنا یہ دونوں باتیں ہی درست نہیں ہیں۔ موقع محل دیکھ کر سختی یا نرمی سے کام لینا ہی اچھا ہے۔ جو آدمی وقت پر نرمی و گرمی دکھاتا ہے وہ لوک، پرلوک دونوں جگہ ہی پرم سُکھ پاتا ہے

جس نے کبھی تمہارا اُپکار یا بھلا کیا ہو۔ وہ خواہ کتنا بڑا قصوروار ہو۔ اس پر اُپکار کر کے اس کو معاف کر دینا چاہیے۔ جو آدمی ناسمجھی یا مُورکھتا کی وجہ سے قصور کرے اس کو بھی معاف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ سبھی کا بُدھیمان یا سمجھ دار ہونا بالکل ناممکن ہے

مگر جو لوگ دیدہ و دانستہ جُرم کریں۔ اور اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر کے سچائی کا ڈھونگ رچیں۔ وہ خواہ کتنا بھی تھوڑا جرم کریں۔ ان کو سخت سزا دینی چاہیے۔ اگر کوئی غلطی سے کچھ قصور کرے۔ اور تحقیقات سے یہ معلوم ہو جائے کہ درحقیقت وہ قصور بے وقوفی سے ہُوا ہے۔ تو قصوروار کو معافی دے دینی چاہیے۔

کبھی کبھی لوگ نِندا (ملامتِ خلق) کے ڈر سے بھی جرم کو معاف کرنا ٹھیک ہوتا ہے۔

بندھو (رشتہ دار) دوست، لڑکا، اور استری کے اَپرادھ کی اچھی طرح چھان بین کیے بغیر انہیں جھٹ پٹ سزا نہیں دے دینی چاہیے۔

بھاریا کے وبھیچارنی (بدچلن) ہونے پر اسے خاص طور سے تاڑنا (ملامت، سرزنش) کرکے بھوجن اور کپڑا محض دے۔ پر استری گمن سے پُرش کے لیے جیسا پرایشچت ہے۔ اس سے بھی اسی برت کا آچرن کرائے جو استری اپنے پتی کو چھوڑکر دوسرے پُرش کا آشرہ کرکے پاپ کرم کرتی ہے۔ راجا اسے بہت سے آدمیوں سے بھرپور مقام پر کُتّوں سے پھڑوا دے۔

اس طرح مرد کو بھی وبھچاری ہونے پر جلتی ہوئی لوہے کی سیج پر سُلائے۔ اور ارد گرد لکڑیوں کے ڈھیر لگاکر اسے بھسم کر دے۔

پرتھوی ہی سے دھرم، ارتھ اور کام کا پھل ملتا ہے، گوشت کے ٹکڑے کے لیے جیسے کُتّے لڑتے ہیں۔ ویسے ہی راجہ لوگ پرتھوی کے ٹکڑوں کے لیے آپس میں لڑتے جھگڑتے اور تکا بوٹی کرتے ہیں۔ سرشٹی کے شروع سے لے کر آج تک کوئی بھی پرتھوی کو بھوگ کر سیر نہیں ہُوا۔ حقیقت میں انسان کی حرص کا خاتمہ نہیں ہوتا۔

راجہ جنک اور ایک براہمن کا سَمواد (مُکالمہ)

براہمن بولے۔ پیاری: اب میں راجہ جنک اور ایک براہمن کا سَمواد کہتا ہُوں۔ مہاراج جنک نے ایک براہمن کو اس کے کسی بھاری اپرادھ کی سزا دیتے ہُوئے کہا تھا: براہمن! اب آپ ہمارے راجیہ سے چلے جائیے۔

یہ آگیا سُن کر براہمن نے پُوچھا: مہاراج! آپ کرپا کرکے مجھے یہ بتلا دیجیے کہ آپ کا راجیہ کہاں تک ہے۔ تب میں بہت جلدی آپ کے راجیہ سے نکل کر کسی دوسرے